اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار

حق کی پہچان

از

صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی تغمدہ اللہ الہادی

تقدیم وتخریج

محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

نوری دار الافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور

مکتبہ نعیمیہ دہلی
MAKTABA NAIMIA

'اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار'
(تم سوادِاعظم یعنی بڑی جماعت کی پیروی کرو کیوں کہ جو اس سے جدا ہوا جہنم میں گیا)
(الحدیث)

حق کی پہچان

از

صدرالافاضل فخرالاماثل حضرت علامہ مولانا مفتی قاری
حافظ محمد نعیم الدین محدث مرادآبادی تغمدہ اللہ الھادی

تقدیم وتخریج

مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی
نوری دارالافتاء مدینہ مسجد محلّہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ

تفصیلات

کتاب	:	حق کی پہچان
تالیف	:	صدرالافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی -علیہ رحمۃ اللہ الہادی- بانی: جامعہ نعیمیہ، مرادآباد، الہند
کاوش	:	مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی بدایونی نوری دارالافتاء محلّہ علی خاں کاشی پور، اتراکھنڈ
نظرثانی	:	محمد ثاقب رضا قادری، لاہور (پاکستان)
اشاعت	:	۲۰۱۳ء - ۱۴۳۴ھ

انتساب

صدرالافاضل کے والد گرامی وقار
اُستاذ الشعرا حضرت علامہ مولانا

محمد معین الدین

متخلص بہ نزہتؔ مرادآبادی

علیہ الرحمہ

کے نام

امیدوار کرم
محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

ابتدائیہ

زیرنظرکتاب 'حق کی پہچان' فخرالاماثل صدرالافاضل مفسرقرآن مبین حضرت العلام سیدمحمدنعیم الدین مرادآبادی تغمدہ اللہ الھادی کی معرکۃ الآرا تصانیف میں سے ایک ہے۔اس کتاب میں سیدی صدرالافاضل نے قرآن واحادیث اور دیگر دلائل شرعیہ وعقلیہ کی روشنی میں مذہب اہل سنت اور دیگرفرقہ ہائے باطلہ ناریہ کے مابین خط امتیاز کھینچتے ہوئے مذہب اہل سنت کی حقانیت کوثابت فرمایا ہے۔حضرت نے اس کوکس سن میں تصنیف فرمایا، کہنامشکل ہے۔احقر کے پاس اس کتاب کا جونسخہ ہے وہ انجمن انوارالقادریہ پاکستان سے ۲۰۰۶ء میں شائع ہوا۔ احقرنے اس میں فقط تخریج کا اِضافہ کیا ہے۔بقیہ پوری کتاب کواصل حالت پر رکھا ہے۔

اس کتاب کے معتبر ہونے کے لیے کسی شہادت کی ضرورت نہیں ہے، بس اتنا کافی ہے کہ یہ حضورصدرالافاضل کی تصنیف ہے، اورآپ کی ذات گرامی علمی حلقہ میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔آپ اپنے ہم عصرعلما میں نمایاں حیثیت کے حامل تھے۔

۲۱رصفرالمظفر ۱۳۰۰ھ مطابق یکم جنوری ۱۸۸۳ء مبارک دن دوشنبہ آپ کی ولادت ہوئی۔آپ کاتعلق خاندانِ سادات سے ہے۔آپ حسینی سید ہیں۔آپ کے اجداد ایران کے مشہورشہرمشہد کے رہنے والے تھے۔حضرت اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمہ کے عہدحکومت میں ہندوستان تشریف لے آئے، اوریہیں مستقل سکونت اختیارفرمائی۔

چارسال کی عمرشریف میں رسم بسم اللہ ادا کی گئی، اورآٹھ سال کی عمرشریف میں

حفظ قرآن کی تکمیل ہوئی۔ فارسی کی ابتدائی کتابیں والدمحترم سے پڑھیں۔ اور ملاحسن تک مولاناابوالفضل فضل احمدعلیہ الرحمہ سے اکتساب علم کیا۔ بعدہٗ اپنے پیرو مرشدحضورشیخ الکل مولاناگل کی بارگاہ میں رہ کردرس نظامی کی بقیہ تعلیم مکمل کی۔

عمرشریف کے انیسویں سال میں آپ نے تفسیر،حدیث،فقہ،منطق،فلسفہ، اقلیدس اوراس کے علاوہ علوم سے فراغت پائی، اورپھرایک سال فتوی نویسی وروایت کشی کی مشق فرمائی۔ اورعمرکے بیسویں سال یعنی۱۳۲۰ھ مطابق ۱۹۰۲ء کو مدرسہ امدادیہ میں حضورشیخ الکل کے متبرک ہاتھوں سے آپ کودستارفضیلت وافتا سے نوازا گیا۔آپ کا سلسلۂ سند مولاناگل علیہ الرحمہ کے توسط سے علامہ طحطاوی وشرقاوی وغیرہما عرب کے جیدعلما سے مربوط ہے۔۱۳۲۲ھ مطابق ۱۹۰۴ءکومرادآباد کے ایک اعلیٰ خاندان میں آپ کی شادی ہوئی۔ اللہ نے آپ کو چاربیٹے اورچار بیٹیاں عطاکیں۔

شیخ الکل مولاناگل سے آپ کوشرف ارادت حاصل ہے، اورآپ ان کے خلیفہ ومجاز بھی ہیں۔ نیزاعلیٰ حضرت امام احمدرضاخاں اورحضورشیخ المشائخ اشرفی میاں علیہماالرحمہ سے بھی آپ کوشرف خلافت حاصل ہے۔فراغت کے سال ہی آپ نے دومایۂ نازکتابیں 'الکلمۃ العلیا' اور 'فیضانِ رحمت' لکھ کرارباب علم ودانش کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی۔حضورسیدی اعلیٰ حضرت نے جب آپ کی کتاب الکلمۃ العلیا پڑھی توبےساختہ فرمایا :

> ''ماشاءاللہ بڑی عمدہ کتاب ہے۔ یہ نوعمری اوراتنے احسن دلائل کےساتھ اتنی بلندکتاب' مصنف کے ہوشیارہونے پردال ہے۔''

میدان تدریس میں بھی آپ کوخاصہ کمال حاصل تھا۔ ہندوپاک وغیرہ ممالک کے مشہورعلماء جیسے حکیم الامت احمدیارخاں نعیمی،حضورمجاہدملت ،حضورحافظ ملت،

حضورصدرالعلما،قاضی شمس الدین جونپوری مفتی اعظم کانپور سید ابوالحسنات پاکستان اورعلامہ پیرکرم شاہ ازہری وغیرہم آپ کےممتاز تلامذہ میں شامل ہیں۔

اُردومفسرین میں آپ کوممتازونمایاں مقام حاصل تھا۔آپ کی تفسیر مسمیٰ بہ 'خزائن العرفان' جواعلیٰ حضرت کے ترجمہ کنزالایمان کے ساتھ شائع ہوتی ہے دنیاۓ سنیت میں مقبولیت کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہے۔فقیرکی نظرسے اس سے مختصر وجامع اُردوتفسیراب تک منظرعام پرنہیں آئی۔ گویا آپ نے سمندرکوزے میں سمو دیاہے۔

میدانِ مناظرہ میں آپ کویدطولیٰ حاصل تھا۔دیوبندی، غیرمقلدعلما اور بڑے بڑے مشہورپنڈتوں سے آپ نے مناظرے فرمائے، اورہمیشہ فتح یاب ہوئے۔اعلیٰ حضرت آپ کومناظروں کے لیےخصوصی طورپربلاتے تھے۔

آپ میدانِ خطابت کےبھی بہترین شہسوار تھے۔چہارجانب آپ کی خطابت کی دُھوم مچی ہوئی تھی۔عوام وخواص سب کے لیےآپ کی تقریرمؤثرہواکرتی تھی۔ تحریک شدھی کے دوران آگرہ کی جامع مسجدمیں آپ کی ایک تقریرسے متعلق حضورمفتی اعظم ہندفرماتے ہیں :

> 'ہمارے وفدکے بہترین رکن حضرت مولاناالمحترم مولوی محمدنعیم الدین صاحب زیدت برکاتہ نے اسلام کی شان وشوکت اورموجودہ حالت زارپردل گدازتقریرفرمائی۔اللہ تعالیٰ کےفضل سےمجمع ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہاتھا، اورمسلمانوں کے دل اسلامی جوش سے لہریں ماررہےتھے۔'

آپ کازیادہ تروقت مناظرہ وغیرہ تبلیغی خدمات میں گزرتاتھا۔اس کے باوجود بھی آپ نے کثیرتعدادمیں فتاویٰ تحریرفرمائے۔آپ کےفتاویٰ پرآپ کے پیرو

مرشدحضورشیخ الکل وغیرہ معتبرشخصیات کی تصدیقات پائی جاتی ہیں۔آپ کے کچھ فتاویٰ افکارصدرالافاضل ممبئ کے منتظمین کی کوششوں سے 'فتاویٰ صدرالافاضل' کےنام سےمنظرعام پرآچکے ہیں۔

ڈاکٹرمسعوداحمد نےاپنی کتاب 'تحریک آزادی اورالسوادالاعظم' میں لکھا ہےکہ اگرسواداعظم میں موجودآپ کے فتاوی کوجمع کیا جائےتوکئی ضخیم جلدیں ترتیب پا جائیں۔

آپ نے گوناگوں مصروفیات کے باوجود بے شمارمقالات ومضامین تحریر فرمائےاورگراں قدرعلمی کتابیں یادگارچھوڑیں۔زیرنظرکتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔آپ کی تصانیف میں تفسیرخزائن العرفان،الکلمۃ العلیا،اطیب البیان، سوانح کربلا، اورفرائدالنورعلی جرائدالقبورکوکافی شہرت حاصل ہوئی۔

آپ کےدورمیں آپ جیساکوئی مصلح نظرنہیں آتا۔ملت کااِنتشاراورعلماوخواص کاباہمی افتراق واختلاف ختم کرناآپ کامنشائے اولین ہواکرتاتھا۔اعلیٰ حضرت اورعلامہ عبدالباری کے مابین صلح ہویابریلی اوربدایوں ومارہرہ کے درمیان اتفاق واتحاد' آپ ہی کی کاوشوں اورکوششوں کانتیجہ تھا۔

حضرت مولاناشاہ عبدالحامدبدایونی فرماتے ہیں :

> 'حضرت....کی ایک ایسی شخصیت تھی جوہندوستان کےطبقہ اہلسنّت اوراس کے علماومشائخ کی تنظیم واتحادکی علم بردارتھی، ان کاعرصہ سے خیال تھاکہ جس طرح ہوسکےحضرات علماۓ اہلسنّت اپنے بکھرے ہوئےشیرازے کومجتمع کریں، ان کاایک متحدہ ومتفقہ پلیٹ فارم ہو۔'

آپ کے دورمبارک میں اسلام کے خلاف جتنی تحریکوں نے جنم لیا، قریب قریب آپ نے سبھی کے سدباب کے لیےکوششیں کیں۔تحریک شدھی، تحریک

خلافت، تحریک ترک موالات، اور تحریک گورکل وغیرہ کے سد باب کے لیے آپ نے جو قربانیاں پیش کیں اس کی مثال نہیں ملتی۔

آپ نے ۱۹۲۵ء میں حق کی حمایت اور باطل کی ریشہ دوانیوں کے سد باب کے لیے ایک تنظیم الجمعیۃ العالیۃ المرکزیۃ معروف بہ آل انڈیا سنی کانفرنس کی بنیاد رکھی جس میں ہندو پاک کے مشاہیر علما نے شمولیت اختیار فرمائی۔

آپ کو فن شاعری میں بھی عبور حاصل تھا۔عربی فارسی اردو تینوں زبانوں میں آپ نے طبع آزمائی کی۔آپ کی شاعری میں کمال کی چاشنی اور جدت وجاذبیت پائی جاتی ہے۔آپ کی شاعری پر مشتمل کتاب بنام 'ریاضِ نعیم' منظر عام پر آچکی ہے۔

آپ دو بار زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوئے۔پہلی بار ۱۹۳۶ء میں اور دوسری بار ۱۹۳۹ء میں۔نجدی حکومت کی پابندیوں کو خاطر میں لائے بغیر آپ معمولات اہل سنت مثلاً کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنا، بارگاہِ نبوی میں ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا، اپنی جماعت الگ کرانا، اور نجدی امام کی اقتدا نہ کرنا- پر سختی سے کاربند رہے۔آپ کے علمی دبدبہ و شہرت پذیرائی کے سبب آپ کو روکا بھی نہیں گیا۔

ماہ صفر ۱۳۲۹ھ مطابق ۱۶ر فروری ۱۹۱۱ء کو آپ نے دبستانِ علم وحکمت مدرسہ انجمن اہلسنّت معروف بہ جامعہ نعیمیہ کی بنیاد رکھی جو ہندو پاک کے مشہور مدارس میں امتیازی شان کا حامل ہے۔آپ اس کے ناظم اور صدر جناب حکیم حامی الدین خاں رئیس مراد آباد منتخب ہوئے۔مدرسہ نے اوّل دن سے اب تک بہت سے نامور علما ومشائخ کو جنم دیا۔اور ان شاءاللہ قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

۱۸ر ذوالحجۃ المکرّمۃ ۱۳۶۷ھ مطابق ۲۳ر اکتوبر ۱۹۴۸ء کو رات ساڑھے بارہ بجے آپ اس دار فانی سے تشریف لے گئے۔

ملک کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں مسجد کی بائیں جانب آپ

کا مزار شریف ہے۔

ابر رحمت تیرے مرقد پر گہر باری کرے
حشر میں شانِ کریمی ناز برداری کرے

مولیٰ تعالیٰ ہمیں حضور صدر الافاضل کے علمی ورثہ کو اہل علم تک پہنچانے اور ان کے فیوض وبرکات سے متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

احقر العباد
محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی غفرلہ القدیر القوی
نوری دارالافتاء مدینہ مسجد محلّہ علی خاں
کاشی پور اتراکھنڈ، انڈیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اول

مذہب حق' اہلسنّت وجماعت ہے

افتراقِ امت کا المیہ

اسلام کا دعوی کرنے والے کئی فرقوں میں منقسم ہیں.........ہر ایک اپنے فرقہ کو حق پر بتا تا اور دوسروں پر ملامت کرتا ہے اس جنگ وجدال، بحث ونزاع، عناد و عداوت، بغض وحسد کے شرارے ہمیشہ ہمیشہ شعلہ انگیز رہتے ہیں۔ان کے تعصب ونفسانیت سے خرمن امن پر بجلیاں گرتی رہتی ہیں آئے دن فتنہ وفساد انہیں کی بدولت ہوتا ہے۔قتل وخونریزی تک نوبت آجاتی ہے۔اسلام کو ان سے نہایت سخت نقصان پہنچتا ہے۔

نبی غیب داں کی پیشین گوئی

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان تمام حالات کا علم تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی خبریں ارشاد فرمائیں۔اجلہ ائمہ حدیث امام احمد وترمذی وابن ماجہ وابوداؤد وغیرہم نے حضرت عرباض بن ساریہ سے ایک حدیث روایت کی ہے جس

میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

من یعش منکم فسیری اختلافا کثیرا [۱]

جو تم میں زندہ رہے گا وہ عنقریب بہت اختلاف دیکھے گا

امام ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عمرو سے ایک حدیث روایت کی جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ الفاظ مروی ہیں:

تفترق امتی علی ثلث وسبعین ملة کلھم فی النار الاملة واحدة [۲]

میری امت تہتر فرقوں میں متفرق ہوگی ان میں بجز ایک کے سب ناری ہیں۔

ان احادیث سے اور ان کے علاوہ کثیر احادیث سے اسلام میں فرقے پیدا ہونے کی خبریں ملتی ہیں اور ان کی فتنہ انگیزیوں اور خونریزیوں کی تفصیلیں بھی۔مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر کس طرح ممکن ہے کہ درست نہ ہو؟ واقعات برابر ان خبروں کی تصدیق کرتے چلے جارہے ہیں۔

صدر اول میں اتحادِ امت اور خبر اختلاف پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا تعجب اسلام کے عہد اول میں جہاں اس کے تمام حلقہ بگوش ایک صدائے حق پر لبیک کہنے اور سر تسلیم خم کرنے پر ہی اکتفا نہیں کررہے تھے، بلکہ وہ ہادی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے اشاروں پر جانیں قربان اور سر بہ تمنا فدا کرتے چلے جارہے تھے اس وقت مسلمان تعداد میں خواہ کتنے ہی ہوں مگر یک دل تھے یک زبان تھے ہر دماغ ایک ہی خیال سے پر تھا ہر دل میں ایک ہی ولولہ اور ایک ہی جوش تھا سب کا ایک

(۱) مسند امام احمد بن حنبل، ۳۷۵/۲۸، سنن ترمذی، ۹۶/۲، ابواب العلم، سنن ابوداؤد، کتاب السنۃ، ۶۳۵/۲
(۲) سنن ترمذی ابواب الایمان، ۹۳/۲

ہی نصب العین تھااورایک مقصد کے گرد وہ گھوم رہے تھے ۔عین اس اتم اتحاد کی حالت میں حضورانورعلیہ الصلوت والتسلیمات نے اختلاف کی خبریں دیں جن کا اس وقت تصوربھی نہ ہوسکتا تھا بلکہ بعض صحابہ کرام علیہم الرضوان کوتعجب بھی ہوا۔

طالب حق کی حیرانی

اوراب وہ دن آگیا کہ دعویداران اسلام میں بکثرت فرقے پیدا ہوئے اورانہوں نے جوطوفان برپا کررکھے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں ایسے وقت میں مسلمان کیا کریں؟اس شوروغوغا میں ایک طالب حق کس طرف جائے؟اورکس کی صداپرلبیک کہے؟ان کثیرمنازعتوں،اختلافات اورمخالفتوں کے ہجوم میں امرحق کوکس علامت سے ممتاز کیا جائے؟عقل کوضرورایسے مواقع پر کچھ سراسیمگی اورحیرانی ہوتی ہے۔

تلاش حق

ایسی حالت میں سرورانبیاﷺ کی خبریں اورآئندہ واقعات کی پہلے سے اطلاعیں دینا طالب حق کی رہنمائی کرتی ہیں کہ وہ اس ابتلاء وفتنہ کے وقت کادستورالعمل اسی صادق اوراسی واقف وقائع وحوادث کے کلام مبارک سے دریافت کرے جن کی نگاہ اقدس کے سامنے یہ تمام نقشے اسلام کے عہداول میں بھی روشن تھے

اورجنہوں نے ان کی تفصیلی خبریں بھی دی ہیں۔یقیناً آج کی سراسیمگی اورحیرانگی کا علاج اسی دربار اوراسی سرکار سے میسر آسکتا ہے اوروہیں سے دریافت کیا جاسکتا ہے کہ فرقوں میں ایسی کشاکش میں جماعت حقہ کوکس علامت سے شناخت

کیا جائے؟ کیونکہ اس باخبر ہادی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب اس اختلاف وافتراق کا علم تھا اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کواس سے آگاہ بھی فرمایا توضرور ہے کہ جماعت حقہ کی ایسی کھلی اورظاہر علامات بھی ارشاد فرمادی ہوں جس سے ہرعلم وعقل کا شخص ہرطالب حق اس کو بے تردد پہچان سکے اوراس میں کسی شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہ ہو۔

عرفانِ حق

جب ہم احادیث کریمہ پرنظر ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوجاتا ہے کہ مقدس ہادی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شب تار میں آوارہ پھرنے کے لئے بیکسی کے سپرد نہیں کیا بلکہ ایک پرنور مشعل کی زبردست روشنی میں ہماری دستگیری فرمائی اورفصیح وصریح عبارات سے بتادیا کہ حق پرکون ہے؟

چنانچہ اوپرذکرکی ہوئی پہلی حدیث میں بیان اختلاف کے بعدایک لطیف انداز میں ارشادفرمایا

فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدین تمسکوابها وعضواعلیها بالنواجذوایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة(۱)

جب امت میں اختلاف رونما ہو توتم میری سنت اورخلفائے راشدین مہدین کے طریقے کو لازم جانو اس کے ساتھ تمسک کرو اور اس پرمضبوط گرفت رکھو اوراپنے آپ کو نئے کاموں سے بچاؤ کیونکہ

(۱)سنن ترمذی،۲/۹۶،ابواب العلم،سنن ابن ماجہ،مقدمہ باب اتباع سنۃ الخلفاء الراشدین المھدین صفحہ۵] سنن ابوداؤد،کتاب السنۃ،۲/۶۳۵]

ہرنیا طریقہ بدعت ہے اور ہربدعت گمراہی ہے۔

مذہب حق اہل سنت وجماعت ہے

اس حدیث میں یہ صاف ارشاد ہے کہ تم میری سنت اورخلفاء راشدین کے طریقے پرکاربندرہو تو یہی طریقہ حق ہوا اورحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے عامل اہل سنت ہوئے کس خوبی کے ساتھ واضح فرمادیا کہ حق مذہب اہل سنت ہے باقی فرقوں کی نسبت ارشاد ہوا کہ نئے پیدا ہونے والے فرقے بدعتی اورگمراہ ہیں اب طالب حق کوتردد باقی نہیں رہتا وہ ہرفرقہ کودیکھ کرپہچان سکتا ہے کہ یہ نیا فرقہ ہے اوراہل سنت کی نسبت بشارت پاکر مطمئن ہوجاتا ہے اورحسب ہدایت مذہب اہل سنت کولازم سمجھ لیتا ہے۔

اسی طرح دوسری حدیث میں بھی تہترفرقوں کا ذکرفرماکرارشاد فرمایا:

ما اناعلیه واصحابی [۱]

(فرقہ حقہ وہ ہے)جومیری سنت اورمیرے اصحاب کی جماعت کے طریق پرہو

اس حدیث نے بھی صاف ظاہرکردیا کہ طائفہ حقہ اہل سنت وجماعت ہے اسی حدیث کوامام احمدوابوداؤد نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے اس میں یہ الفاظ بھی ہیں:

وواحدفی الجنة وهی الجماعة'[۲]

اورایک گروہ جنتی ہے اوروہ جماعت ہے

(۱)[سنن ترمذی،ابواب الایمان،۲/۹۳]مجمع الزوائد للھیثمی،۱/۱۸۹]
(۲)سنن ابوداؤد،کتاب السنۃ،۲/۶۳۱،،مسنداحمد،۴/۱۰۲]

اب توبرحق گروہ کا پورانام اہل سنت وجماعت حدیث نے بتادیا۔

معیارحق (سواداعظم کی پیروی)

امام ترمذی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے روایت کی کہ حضورصلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اتبعواالسواد الاعظم فانه من شذشذفی النار[۱]

تم سواداعظم یعنی بڑی جماعت کی پیروی کروجو اس سے جدا ہوا جہنمی ہے۔

اس حدیث میں بھی صاف ارشاد ہے کہ وہ جماعت جس پراکثر اہل اسلام ہیں حق پرہے۔اس پراللہ عزوجل کا دست رحمت وکرم ہے اورجو اہل سنت وجماعت سے جدا ہوا جہنمی ہے۔

ملاعلی قاری کا فرمان

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ شریف میں اس حدیث کی شرح میں فرمایا:

السوادالاعظم یعبربه عن الجماعة الکثیرةوالمرادماعلیه اکثرالمسلمین.[۲]

سواداعظم جماعت کثیرہ سے عبارت ہے اس سے مراد وہ ہے جس پراکثر اہل اسلام ہیں

اب توکسی نادان کو بھی تردد نہیں رہ سکتا ہرعاقل وجاہل کومعلوم ہوگیا کہ مذہب

(۱) نوادرالاصول فی احادیث الرسول،الاصل الثامن والثمانون،۱/۲۱۹،مسندالفردوس،۲/۳۱،،رقم۸۱۱۶
(۲) مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح،کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ،۱/۳۸۳

حق وہ ہے جس پر مسلمانوں کی بڑی جماعت ہے اور وہ بحمد اللہ تعالیٰ اہل سنت وجماعت ہے جو ان سے منحرف ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جہنمی فرمایا ہے۔

یہ تمام صحاح ستہ اور کتب معتبرہ اور معتمدہ کی احادیث ہیں اس مضمون کی بکثرت حدیثیں کتب احادیث میں موجود ہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا ارشاد

یہ تو ثابت ہو چکا کہ فرقہ ناجیہ حقہ جماعت عامہ اور جمہور اہل اسلام ہیں جس کو اہل سنت وجماعت کہتے ہیں اور جن کو حدیث شریف میں کہیں سواد اعظم اور کہیں جماعت عامہ کے الفاظ سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں:

سواداعظم دردین اسلام مذھب اھل سنت وجماعت ھست عرف ذالك من انصف بالانصاف وتجنب عن التعصب والاعتساف[١]

دین اسلام میں سواد اعظم اہل سنت وجماعت ہیں منصف اور تعصب سے اجتناب کرنے والا اسے جانتا ہے۔

نیز حضرت شیخ محقق اسی شرح میں فرماتے ہیں:

وائمہ فقہائے ارباب مذاھب اربعہ وغیرھم ازانھاکہ درطبقۂ ایشان بودہ اندھمہ بریں مذھب بودہ اندواشاعرہ وماتریدیہ کہ ائمۂ اصول کلامندتائیدمذھب سلف

(١) اشعۃ اللمعات، کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ١/٧٦

نمودہ وبدلائل عقلیہ آں رااثبات کردہ.....
مؤکدساختہ اندلھٰذانام ایشاں اھل سنت وجماعت افتاد[١]

مذاہب اربعہ کے فقہاء وغیرہم جو صحاح ستہ کے مصنفین کے ہم عصر تھے تمام اسی مذہب پر ہوئے اشاعرہ اور ماتریدیہ جو اصول کلام (علم عقائد) کے امام ہیں انہوں نے بھی مذہب سلف کی تائید کی اور دلائل عقلیہ سے اسے ثابت کیا اور سنت رسول اللہ ﷺ اور اجماع امت کو مستحکم کیا اس لئے ان کا نام "اہل سنت وجماعت" واقع ہوا۔

اور حضرت شیخ فرماتے ہیں:

ومشائخ صوفیہ ازمتقدمین ومحققین ایشان کہ استادان طریقت وزھادوعبادومرتاض ومتورع ومتقی ومتوجہ بجناب حق ومتبری ازحول وقوت نفس بودہ اندھمہ بریں مذھب بودہ اندچنانکہ از کتب معتمدۂ ایشاں معلوم کردودرتعرف کہ معتمدترین کتابھائے ایں قوم است.... عقائدصوفیہ کہ اجماع دارندبرآں آوردہ کہ ھمہ عقائداھل سنت وجماعت است بے زیادت ونقصان[٢]

اور مشائخ صوفیہ میں سے پہلے محققین جو کہ طریقت کے استاد اور زاہد وعابد دینی مشقت برداشت کرنے والے اور صاحب ورع وپرہیزگار اور صرف بارگاہ خداوندی میں متوجہ رہنے والے اور اپنے نفسانی حول وقوت سے علیحدگی اختیار کئے ہوئے تھے سب اسی

(١) (٢) مرجع سابق۔

اہل سنت وجماعت کے مذہب پر ہوئے ہیں جیسا کہ ان کی معتمد کتب سے معلوم ہو جاتا ہے اور ائمہ صوفیہ کی معتمدترین کتب میں سے تعرف میں ہے....عقائد صوفیہ کہ جن پر جملہ صوفیہ کا اجماع واتفاق ہے یہی عقائد اہل سنت وجماعت ہیں بغیر کسی کمی بیشی کے۔

☆☆☆☆

باب دوم

جماعت اہل سنت سے علیحدگی اختیار کرنے والے کا حکم

دوزخی

ترمذی میں ایک حدیث شریف میں ہے جس میں ارشاد فرمایا:

ید اللّٰہ علی الجماعۃ ومن شذ شذ الی النار.[١]

اللہ تعالیٰ کا دست رحمت جماعت پر ہے جو اس سے علاحدہ ہوا وہ جہنمی ہے۔

جماعت اہل سنت سے علحدہ ہونے والا ہی شیطان کا شکار ہے۔امام احمد نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی:

ان الشیطان ذئب الانسان کذئب الغنم یاخذالشاۃ القاصیۃ والناحیۃ وایاکم والشعاب وعلیکم بالجماعۃ والعامۃ.[٢]

(١) سنن ترمذی، ابواب الفتن، باب فی لزوم الجماعۃ، ٢/٣٩] کنز العمال للھندی، ١٤/٢٨، رقم ٣٧٩٠١
(٢) مسند احمد بن حنبل، ٥/٢٤٣، رقم ٢٢١٦٠

شیطان انسان کا بھیڑیا ہے مثل بکری کے بھیڑئے کے، کہ گلے سے بھاگنے والی اوردور چلی جانے والی اورایک جانب رہ جانے والی کو پکڑتا ہے تم اپنے آپ کو گھاٹیوں سے بچاؤ اور جماعت وجمہور کو لازم کرلو۔

اس حدیث شریف میں نہایت بلاغت کے ساتھ ارشادفرمایا کہ شیطان کی دست بردا اور اس کے حملہ کا شکاروہ لوگ ہیں جو جماعت وجمہور سے منحرف ہوں اور عام شاہراہ چھوڑ کر چھوٹی چھوٹی گھاٹیاں اختیار کریں۔

اب توحق وباطل میں کافی تفرقہ ہوگیا ہر عامی شخص بھی یہ دیکھ سکتا ہے کہ کثیرہ اور جمہور کا کیا مطلب ہے اور کون سافرقہ اس سے منحرف ہے؟ جو اس سے منحرف ہوا اس کو شیطان کا شکار سمجھے اب اس تردد کا موقع بالکل باقی نہیں رہا کہ ہر فرقہ اپنے آپ کو حق پر بتاتا ہے وہ بتایا کرے لیکن جب جمہور اس کے ساتھ نہیں وہ جمہور کی مخالفت کر کے پیدا ہوا تو ضرور حضور ﷺ کے حسب ارشاد وہ باطل پر ہے۔ یہ سب کچھ محتاج دلیل و برہان نہیں کہ جماعت عامہ اور جمہور کس طرف ہیں دعویداران اسلام شیعہ، غیر مقلدین، دیوبندی، وہابی، اور قادیانی وغیرہم کے تمام فرقوں کا مجموعہ بھی اہل سنت وجماعت کثرھم اللہ تعالیٰ سے بدرجہا کم ہے تو یقیناً وہ سب باطل پر ہیں اور اہل سنت وجماعت برسرحق اور ناجی۔ وللہ الحمد

جماعت اہل سنت سے نکلنے والے کا شرعی حکم

امام احمد وابوداؤد نے بروایت حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حدیث روایت فرمائی جس کے الفاظ یہ ہیں:

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم من فارق

الجماعة شبرًا خلع ربقة الاسلام من عنقه[۱]

جس شخص نے جماعت سے ایک بالشت بھرجدائی کی اس نے اسلام کا حلقہ اپنی گردن سے نکال دیا۔

جب یہ محقق (ثابت) ہوگیا کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصریحات مذہب اہل سنت وجماعت کو فرقہ ناجیہ قرار دیتی ہیں تو اب ان لوگوں کا حکم بھی معلوم کرنا چاہئے جو اہل سنت سے منحرف ہیں اس حدیث میں یہی حکم بیان کیا گیا ہے اور صاف بتادیا گیا ہے کہ جو اس ناجی گروہ اہل سنت سے جدا ہوا اس نے اپنی گردن سے اسلام کا حلقہ نکال ڈالا تو وہ شخص اور وہ گروہ جو مذہب اہل سنت سے متجاوز ہوا اسلام کا باغی اور دین کا مجرم اور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اپنی گردن سے اسلام کا حلقہ نکال ڈالنے والا ہے۔ ایک بڑی رسی میں بہت سے حلقے بنا کر ہر ایک حلقہ ایک بکری کے گلے میں ڈال دیتے ہیں جس سے وہ تمام بکریاں مجتمع رہتی ہیں اس حلقہ کو عربی زبان میں ربقہ کہتے ہیں اب گلے سے ربقہ نکالنے کا مطلب صاف سمجھ میں آگیا کہ وہ حلقہ جس کے گلے میں ڈالنے سے اسلام کا شیرازہ واجتماع استوار رہے۔ اس کو نکال ڈالنے والا اپنے آپ کو اس اجتماع سے جدا کرتا ہے۔

☆☆☆☆

(۱) مسند احمد بن حنبل، ۵/۱۸۰، رقم، ۲۱۶۰۱، سنن ابوداؤد، کتاب السنة، باب فی قتل الخوارج، ۲/۶۵۵

باب سوم

اہل سنت کا دوسرے فرقوں کے ساتھ اتحاد واتفاق سخت خطرناک ہے

یہ بات قابل لحاظ ہے کہ طائفہ ناجیہ حقہ اہل سنت وجماعت کو دوسرے فرقوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے اور اس کی نسبت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ارشاد ہے؟ مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

قال رسول اللّٰہ ﷺ یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بمالم تسمعوا انتم ولا آباؤکم فایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم.[۱]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانے میں بہت سے جھوٹے فریبی ہونگے جو تمہارے پاس وہ باتیں لائیں گے کہ تم نے سنیں نہ

(۱) صحیح مسلم، ۱/۱۰، باب النھی عن الروایة عن الضعفاء، کنزالعمال للھندی، ۱۰/۱۹۴، رقم ۲۹۰۲۴

تمہارے آباء نے تم اپنے آپ کو ان سے بچاؤ اور ان سے دوررہو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باطل فرقوں کے ساتھ ربط وضبط، میل جول، ارتباط واتحاد ممنوع اور باعث فتنہ ہے ان سے بچنے اور علیحدہ رہنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

قال رسول اللّٰہ ﷺ مامن نبی بعثه اللّٰہ فی امته قبلی الا کان له من امته حواریون واصحاب یاخذون بسنته ویقتدون بامره ثم انها تخلف من بعدہ خلوف یقولون مالایفعلون ویفعلون مالایؤمرون فمن جاھدھم بیدہ فھومؤمن ومن جاھدھم بلسانه فھومؤمن ومن جاھدھم بقلبه وھومؤمن وراء ذالک من الایمان حبة خردل.[۱]

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر ایک نبی جن کو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے ان کی امت میں مبعوث فرمایا ان کی امت میں ان کے مخلصین اور ناصرین ہوتے تھے اور ایسے اصحاب ہوتے تھے جو ان کی سنت کے ساتھ تمسک اور ان کے حکم کی اطاعت کرتے تھے۔ پھر ان کے بعد ایسے نالائق لوگ پیدا ہوئے کہ جن کا قول وعمل مطابق نہیں ہوتا تھا اور وہ کرتے تھے جس کا امر نہیں کئے جاتے تھے (جیسا کہ تمام باطل فرقے کرتے ہیں) تو جو ان کے خلاف اپنے ہاتھوں سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو اپنی زبان سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو اپنے قلب سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور اس کے سوا رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان کا کوئی درجہ نہیں ہے۔

(۱) الصحیح لمسلم ۱/۵۲، کتاب الایمان باب کون النھی عن المنکر عن الایمان۔

مراد یہ کہ جو قومیں بگڑ جائیں اور تعلیم انبیاء سے منحرف ہوں اور ان کے خلاف راہ اختیار کریں مومن کا فرض ہے کہ ان کے مفاسد کو ہاتھ سے روکے، زبان سے منع کرے، دل سے برا جانے چہ جائیکہ میل جول، ربط وضبط، اتحاد ووداد۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب حکیم میں ارشاد فرمایا:

يَـا اَيُّهَـا الَّـذِيْـنَ آمَـنُـوْا لاَ تَتَّخِذُوْا عَدُوِّىْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ . [۱]

اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔

اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے:

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ. [۲]

اور تم میں سے جو انہیں دوست بنائے وہ انہیں میں سے ہے۔

بدمذہب کے ساتھ دوستی جائز نہیں

ترمذی وابوداؤد میں بروایت ابوسعید مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لاتصاحب الامؤمنا ولایأکل طعامک الا تقی. [۳]

ہم نشینی نہ کر مگر مومن کامل کے ساتھ اور تیرا کھانا نہ کھائے مگر پرہیزگار۔

احمد، ترمذی، ابوداؤد وبیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

(۱) سورہ ممتحنہ، پارہ ۲۸، آیت ۱
(۲) سورہ مائدہ، پارہ ۶، آیت ۵۰
(۳) سنن ترمذی، ۲/۶۵، سنن ابوداؤد، ۲/۶۶۴، صحیح ابن حبان، ۲/۲۹۵۔

المرء علی دین خلیله فلینظر احدکم من یخالل [۱]

آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو تمہیں دیکھنا چاہئے کہ تم کس سے دوستی کرتے ہو۔

یعنی اس کے دین ومذہب میں کوئی خلل ونقصان تو نہیں؟ معلوم ہوا کہ دوست بنانے کے لئے دیکھ لینا چاہئے کہ وہ شخص خدا کا مغضوب وبدمذہب وبددین نہ ہو اس کے ساتھ تو دوستی جائز نہیں اور مومن کامل الایمان کے ساتھ انس ومحبت وہمدردی وغم خواری اعانت وامداد ضروری ہے اور اسی سے مسلمانوں کو دوسروں کے مقابل قوت وشوکت حاصل ہو سکتی ہے۔

☆☆☆☆

(۱) سنن ابوداؤد، ۲/۶۶۴، کتاب الادب، باب من یومران یجالس، سنن ترمذی، ابواب الزھد، ۲/۶۳، مسند احمد بن حنبل، ۱۴/۱۴۲، رقم، ۸۴۱۷، شعب الایمان للبیھقی، ۷/۵۵، رقم، ۹۴۳۸،]

باب چہارم

اہل سنت وجماعت کے باہمی حقوق

جب یہ معلوم ہو چکا کہ طائفہ حقہ وناجیہ اہل سنت وجماعت جو سواد اعظم ہے اس کو باطل فرقوں کے ساتھ ربط واتحاد کی ضرورت نہیں تو اب یہ معلوم کرنا بھی ضروری ہے کہ انہیں باہم ایک دوسرے کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہئے؟

اہل سنت کا باہمی مضبوط اتحاد

بخاری ومسلم میں حضرت نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تـری الـمـؤمـنیـن فـی تراحمهم وتوادهم وتعاطفهم کـمثـل الـجسـداذاشتـکـی عـضوتدعی له سائرجسده بالسهروالحمی. [۱]

(۱) الصحیح البخاری، ۲/۸۸۹، کتاب الادب، باب رحمۃ الناس والبھائم، الصحیح المسلم، ۲/۳۲۱، کتاب البر والصلۃ، باب تراحم المومنین، مسند احمد بن حنبل، ۴/۲۷۰،]

تم مومنین کو دیکھو گے کہ باہمی رحم اور محبت ومہربانی میں ان کا حال ایک جسم کی طرح ہے کہ جب اس کا ایک عضو بیمار ہو تو تمام بدن بے خوابی اور بخار کے ساتھ اس کا فریادی ہو جاتا ہے۔

یعنی کسی ایک حصہ کی تکلیف سے تمام بدن تکلیف محسوس کرتا ہے اور ہر ایک عضو اس کی بے چینی سے بے چین ہو جاتا ہے اسی طرح سے مومنین کا حال ہونا چاہئے کہ وہ ایک کی تکلیف سے بے چین ہو جائیں اور ان میں کوئی کسی کے صدمے اور نقصان کو برداشت نہ کر سکے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے دوسری حدیث مسلم شریف میں بایں الفاظ مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الـمسـلـمـون کـرجل واحدان اشتکی عینه اشتکی کله وان اشتکی راسه اشتکی کله. [۱]

مومن ایک مرد کی طرح ہیں کہ اگر اس کی آنکھ دکھے تو تمام بدن دکھ جائے اور اگر سر دکھے تو تمام بدن دکھ جائے۔

بخاری ومسلم میں ایک اور حدیث حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الـمؤمن للمؤمن کالبنیان یشدبعضه بعضاثم شبک بین اصابعه. [۲]

ایک مومن کا دوسرے مومن کے ساتھ وہ علاقہ ہے جیسے ایک عمارت

(۱) الصحیح المسلم، ۲/۳۲۱، کتاب البر والصلۃ، باب تراحم المومنین، مسند احمد بن حنبل، ۴/۲۷۶]
(۲) الصحیح البخاری، ۲/۸۹۰، کتاب الادب، باب تعاون المومنین بعضھم بعضا، الصحیح المسلم، ۲/۳۲۱، کتاب البر والصلۃ، باب تراحم المومنین، سنن نسائی، ۱/۲۷۵، کتاب الزکوٰۃ، باب اجرالخازن

کے اجزاکا کہ ان میں سے ایک جز دوسرے کو مدد پہنچاتا ہے اور ہر ایک کو دوسرے سے استحکام پہنچتا ہے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کی انگشت ہائے مبارک کو دوسرے دست اقدس کی انگشت ہائے مبارکہ میں داخل فرما کر مومنین کے باہمی تعاون اور تعاضد کی تمثیل فرمائی۔

محبت ومودت باہمی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

والذی نفسی بیدہ لایؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ مایحب لنفسہ[۱]

اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے کوئی بندہ مومن کامل نہیں ہوتا جب تک کہ اپنے بھائی (مسلمان) کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

آنچہ از بہر خویش نہ پسندی نیز از بہر دیگرے مپسند[۲]

بخاری ومسلم میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لایحل لرجل ان یھجر اخاہ فوق ثلاث لیال یلتقیان فیعرض ھٰذا ویعرض ھٰذا وخیرھما الذی

(۱) صحیح المسلم ،۱/۵۰، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من خصال الایمان، سنن نسائی،۲/۲۳۲، کتاب الایمان وشرائعہ، باب علامۃ الایمان، سنن ترمذی،۲/۷۸، ابواب صفۃ الجنۃ]

(۲) جوخود کے لئے پسند نہ کرے دوسرے کے لئے بھی پسند مت کر۔]

یبدا بالسلام[۱]

آدمی کے لئے اپنے بھائی (مسلمان) کو تین روز سے زیادہ چھوڑنا (اور اس سے سلام، میل جول ترک کرنا) حلال نہیں کہ دونوں ملیں تو ایک طرف ایک منھ پھیر لے دوسری طرف دوسرا منھ پھیرے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔

ان تمام احادیث میں **مومن، مسلم**، رجل، اخ سے مراد وہی مومن کامل ہے جو کسی باطل عقیدے یا مذہب کا گرفتار ہو کر طائفہ ناجیہ سے خارج نہیں ہو گیا کیوں کہ اس کے ساتھ تو محبت ومودت کے تعلقات جائز ہی نہیں۔

اہل سنت کا اتحاد ایک ناگزیر ضرورت

تمام عالم اسلام اور کل سواد اعظم اہل سنت ایک دل ایک زبان ہوں اور ہر ایک کا دل دوسرے کی محبت سے بھرا ہوا ہو ہر ایک دوسرے کی بہبود اور راحت سے مسرور اور اس کے رنج وکلفت سے محزون و بے چین ہو دوسرے کے درد وتکلیف کو اپنے صدمہ کی طرح محسوس کرے اغیار سے بے تعلق رہے تو اسلام کی شوکت ظاہر ہو چند بدمذہبوں کو چھوڑ دینے سے مسلمانوں کے عظیم الشان اجتماع اور قوت میں کوئی فرق نہیں آسکتا بلکہ ان سے میل جول ہی ہزار ہا فتنوں اور مصیبتوں کا دروازہ کھولتا ہے یہی دین کی تعلیم اور یہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

ایسے ذرائع پیدا کئے جائیں کہ مسلمانوں کے خیال آپس میں موافق

(۱) الصحیح البخاری ،۲/۸۹۷، کتاب الادب، باب الھجرۃ ،] الصحیح المسلم ،۲/۳۱۶، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الھجر ،مجمع الزوائد،۷/۳۸۱، رقم،۱۲۹۶۹]

ہوں اور ان کے دماغ ایک ہی طرح کی معلومات سے پر ہوں اگر ایک مشرق میں ہے اور ایک مغرب میں اور ان کے مابین بہت بڑا بعد مکان ہے تو حرج نہیں مگر بعد خیال نہ ہونا چاہئے۔

☆☆☆☆

ضروری بے حد ضروری

ضروری ہے کہ مسلمان بدمذہبوں کی تمام تحریروں کے دیکھنے سے اجتناب کریں، اور اپنی معلومات وسیع کرنے اور سوادِ اعظم میں ایک ربط وتعلق حاصل کرنے اور قائم رکھنے کے لیے اہل سنت کی کتابوں، رسالوں، اخباروں کا مطالعہ ضروری سمجھیں کہ جتنے مسلمان اہل سنت کی کتابوں، رسالوں کے دیکھنے والے ہوں گے وہ سب عقیدے اور خیال میں متحد ومتفق ہوں گے، اور ہر موقع پر ان میں سے ایک کی آواز دوسرے کے موافق اٹھے گی اور اس کو مدد پہنچائے گی۔